مسیحی عوام خود کو وطنِ عزیز کی خوشحالی کے لیے وقف کر دیں۔ سہوترا

وفاقی وزیر مملکت برائے اقلیتی امور جناب پیٹر جان سہوترا نے ٹیکسلا کے قریب سرکپ کے مقام پر مقدّس توما رسول کی یاد میں منعقدہ ایک میلے کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "حکومت نے اقلیتوں کو تمام مذہبی مراعات فراہم کی ہیں لہذا ہمیں مقدّس توما رسول کے تہوار کو جوش و خروش سے منانا چاہیے اور ان کی تعلیمات کی نشر و اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا چاہیے۔" انھوں نے میلے کے شرکاء سے کہا کہ وہ مسیحیت کے رہنما اصولوں کی روشنی میں وطنِ عزیز کی خوشحالی اور نوعِ انسانی کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔

اس موقع پر پوپ جان پال دوم کے سفیر مقیم پاکستان ہزایکسیلنسی لوئیجی بریسین نے بھی خطاب کیا۔ انھوں نے مقدّس توما رسول کی تعلیمات پر کاربند رہنے کی ضرورت پر زور دیا۔ (روزنامہ نوائے وقت، راولپنڈی - ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

متفرق

غیر مسیحی مذاہب سے کلیسا کا تعلق — ویٹیکن کانفرنس دوم کا اعلان

[گزشتہ ماہ کے "عالم اسلام اور عیسائیت" میں جناب نذیر قیصر کے نعتیہ مجموعے "اے ہوا مؤذن ہو" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ

> انھوں [جناب نذیر قیصر] نے اسلام کے پیغام کی جزئیات کو جس طرح سمجھا ہے، ضروری نہیں کہ اس سے ہر مسلمان اور ہر مسیحی کامل اتفاق کرے تاہم ان کی یہ خواہش بہرحال درست ہے کہ مسیحی - مسلم تعلقات بہتر ہوں۔ اس سلسلے میں انھوں نے انکشاف کیا ہے کہ "روم میں ہونے والی کانفرنس دوم کی دستاویزات بتاتی ہیں کہ ویٹیکن سٹی نے باضابطہ طور پر رسول کریم ﷺ کو نبی مان لیا ہے۔"

"عالم اسلام اور عیسائیت" کے علاوہ مسیحی جریدے پندرہ روزہ شاداب (لاہور) نے بھی جناب نذیر قیصر کے اس انکشاف کا نوٹس لیا تھا۔ [دیکھیے: شمارہ بابت ۳۱ اگست ۱۹۹۲ء ص ۲۷] غیر مسیحی مذاہب کے بارے میں ویٹیکن کانفرنس دوم کی دستاویز کا متعلقہ حصہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب نذیر قیصر کا نقطۂ نظر درست نہیں۔ ذیل میں متعلقہ حصے کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

"کلیسا اہل اسلام کو قابلِ تعظیم سمجھتا ہے کیوں کہ وہ اس خدائے واحد کی پرستش کرتے ہیں جو زندہ، رازق، رحیم، قادر مطلق اور آسمان و زمین کا خالق ہے، اور جو انسان سے ہم کلام ہوا، اور توجہ کے ساتھ ان احکامِ الٰہی پر عمَل کی کوشش کرتے ہیں جو انسانی فہم وادراک سے بالا ہیں۔ وہ حضرت ابراہیم کی اطاعت اور دین کے حوالے سے اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ اہلِ اسلام اگرچہ خداوند یسوع مسیح کی الوہیت کے منکر ہیں لیکن یسوع کو نبی تسلیم کرتے اور ان کا ذکر بڑے احترام اور تعظیم سے کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مقدّسہ مریم کا ذکر بھی احترام کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان امور کے ساتھ ساتھ وہ یوم حشر یعنی قیامت کے بھی منتظر ہیں، جب خدا مردوں کو زندہ کر کے ان کے کاموں کے موافق ان کا انصاف کرے گا۔ اس اعتبار سے اہلِ اسلام اعلیٰ درجے کی اخلاقی زندگی کے حامل اور نماز، زکوٰۃ، روزہ اور خدا کی پرستش کو اوّلیت دیتے ہیں۔

چونکہ گزشتہ صدیوں میں مسیحی اور مسلمان آپس میں برسرپیکار رہے ہیں لہٰذا یہ مقدس اجتماع اس بات کی توقع رکھتا ہے کہ ماضی کی تمام تر تلخیوں کو بھلا کر ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو مخلصانہ طور پر سمجھنے کی کوشش جاری رکھی جائے اور تمام بنی نوع انسان کے وسیع تر مفاد میں معاشرتی انصاف، آزادی، اخلاقی اقدار اور امن و سلامتی کے فروغ کے لیے جدوجہد کی جائے۔" (پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور - ۳۰ ستمبر ۱۹۹۲ء)

مسیحی "شیطانی آیات"

[لندن کے معروف روز نامہ دی انڈی پنڈنٹ (The Independent) نے حال ہی میں امریکہ، برطانیہ اور آسٹریلیا میں شائع ہونے والی ایسی کتابوں کے حوالے سے ایک کالم شائع کیا ہے جن میں راسخ العقیدہ مسیحی عقائد کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ذیل میں جناب "مارٹن رو" کے اس کالم کا اردو ترجمہ دیا جاتا ہے۔ مدیر]

اُن کا دعویٰ ہے کہ ناصرہ کے حضرت عیسیٰ ایک کنواری کے بطن سے پیدا نہیں ہوئے۔ نہ مرنے کے بعد اٹھائے گئے اور جو کچھ آج "مسیحیت" ہے، اس کے بارے میں ان کا کوئی خاص منصوبہ نہیں تھا۔ ناول نگار جناب اے۔ این۔ ولسن کی مؤلفہ حضرت عیسیٰ کی نئی سوانح عمری کے مطابق مسیحیت سینٹ پال کی ایجاد ہے۔

اگر ولسن کا یہ خیال تھا کہ اکتوبر ۱۹۹۲ء میں جب ان کی یہ کتاب شائع ہوئی تو اس سے بحث مباحثہ شروع ہو جائے گا تو اُن کی یہ امید غلط ثابت ہوئی ہے کیوں کہ آسٹریلیا کی ایک عالمہ باربرا تھیرنگ اُن